49844- مجسم کھلونوں کی فروخت کے بارہ میں سوال اور کیا یہ روزے پر اثرانداز ہوگا

سوال

میں کھلونوں کی دکان پر ملازمت کرتا ہوں اور ہم گڑیا اور انسانی شکل میں بنے ہوئے کھلونے فروخت کرتے ہیں، اس کا حکم کیا ہے ؟ اور کیا میرے اس کام کی بنا پر روزے رکھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (7222)
کے جواب میں تصاویر اور مجسمے بنانے کی حرمت اور اسی طرح سوال نمبر (
49676) کے جواب میں ان کی خرید وفروخت کا
بھی بیان گزرچکا ہے اس لیے اس کا مطالعہ کریں .

لیکن اگر یہ تصاویر اور گڑیاں بچوں کے لیے کھلونے ہیں تو سنت سے اس کا جواز ملتا
ہے، صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروي ہے کہ :

وہ بیان کرتی ہیں : میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی
تھی اور میري سہیلیاں میرے ساتھ کھیلتی تھیں ..... الحدیث صحیح بخاري حدیث نمبر (
6130) صحیح مسلم حدیث نمبر (2440)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث سے بچیوں کی تصاویر اور کھلونے بنانے کا جواز ملتا ہے تا کہ اس سے بچیاں
کھیل سکیں، اور تصاویر کی نہی کے عموم سے یہ خاص ہے، قاضی عیاض کا یہی کہنا ہے اور
جمہور سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بچیوں کے لیے کھلونے فروخت کرنے کی اجازت دي ہے تا کہ
وہ بچپن سے ہی گھریلو دیکھ بھال اور اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی تدریب حاصل کر سکیں،
اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالی کھلونوں کے ساتھ چھوٹی بچیوں کے کھیلنے کی اباحت کا باب
باندھا ہے ..

اور جریر عن ھشام کی روایت میں ہے کہ :

میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور وہ کھلونے تھے . اسے ابو عوانہ وغیرہ نے روایت
کیا ہے .

اور ابوداود اور نسائی نے ایک دوسرے طریق سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ :

وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے "پھر وہ حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی نے اپنے دروازے پر پردہ نصب کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ پھاڑ دیا، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے کھلونوں میں سے ان گڑیوں کا پردہ ہٹ گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے عائشہ یہ کیا؟ وہ کہنے لگی میری گڑیاں ہیں، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک گھوڑا دیکھا جس کے دو پر بھی تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے : یہ کیا؟ میں نے جواب دیا گھوڑا ہے تو رسول کریم صلی اللہ وسلم نے فرمایا : گھوڑے کے دو پر؟ میں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا جس کے دو پر تھے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے "اختصار کے ساتھ حدیث مکمل ہوئی .

جو روایت ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کی ہے وہ ابوداود کی حدیث نمبر (22813) ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے غایۃ المرام (129) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

وہ جس میں پوری اور مکمل شکل نہ ہو بلکہ صرف اس میں بعض اعضاء اور سر وغیرہ تو ہو لیکن پوری شکل واضح نہ ہوتی ہو اس جائز ہونے میں تو کوئی شک نہیں بلکہ یہ اسی گڑیوں کی طرح ہیں جو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تھیں جن سے وہ کھیلا کرتی تھیں.

لیکن اگر کھلونے میں پوری شکل وشباہت پائی جائے گویا کہ کسی انسان کا ہی مشاہدہ کیا جارہا ہے اور خاص کر اگر اس میں حرکات وسکنات بھی ہوں یا آواز پائی جائے تو اس کے جواز میں میرے نزدیک کچھ کچھ نہ گڑبڑ ضرور ہے اس لیے کہ یہ مکمل طور پر اللہ تعالی کی خلق سے مشابہ ہے، ظاہر تو یہی ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے کھلونے اس طرح کے نہیں تھے اس لیے ان سے بچنا بہتر اور اولی ہے لیکن میں اسے قطعی طور پر حرام نہیں کہتا اس لیے کہ اس طرح کے امور میں بچوں کے لیے وہ کچھ رخصت ہے جس کی بڑی

عمر کے لوگوں کے لیے رخصت نہیں اس لیے کہ بچہ طبعی طور پر کھیل کود میں مائل ہوتا ہے اور عبادات میں سے کسی ایک کا بھی مکلف نہیں ہوتا حتی کہ ہم یہ کہیں :

کھیل کود میں اس کا وقت ضائع ہوتا ہے ، اور جب انسان اس طرح کے معاملات میں احتیاط کرنا چاہے تو اسے کھلونے کا سر کاٹ دینا چاہیے یا پھر اسے آگ میں گرم کر کے اس کا چہرہ مسخ کردے تاکہ شکل وشباہت ختم ہوجائے .

دیکھیں : مجموع فتاوي شیخ ابن عثیمین (2/277-278)

اور سائل کا یہ کہنا کہ : کیا میرے لیے اس کام کے سبب بعد میں روزے شروع کرنا جائز ہیں ؟

ہمیں تو مکمل پتہ نہیں چلا کہ اس سے سائل کی مراد کیا ہے ، اگر تو وہ یہ مراد لے رہا ہے کہ یہ کام اس کے روزے کو باطل کردے گا تو اس کے حق میں یہ مشروع ہے کہ کسی دوسرے وقت میں جب وہ یہ حرام ملازمت نہ کررہا ہو اس دوران ان روزں کی قضا ادا کرے ، تو اس کا بیان گزر چکا ہے کہ ہر قسم کی نافرمانی اور گناہ روزوں پر اثرانداز ہوتی ہیں تو اس طرح اس سے اجروثواب میں کمی ہوگی ، اور بعض اوقات جب اس کی معصیت وگناہ زیادہ ہوں تو مکمل طور پر ہی اجروثواب سے محروم ہوسکتا ہے ، لیکن اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے اس روزے کی قضاء کا حکم دیا جائے گا بلکہ اسے چاہیے کہ وہ ہر وقت مکمل طور پر ان معاصی اور گناہوں سے رک جائے اور خاص کر رمضان المبارک کے مہینہ میں .

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (37877)
اور (37989) کے جواب کا مطالعہ کریں .

اور اگر وہ کسی اور معاملہ میں سوال کرنا چاہے تو ہماري گزارش ہے کہ وہ اس کی اچھی طرح وضاحت کرے تاکہ ہم اس کا جواب صحیح طور پر دے سکیں .

واللہ اعلم .